

سپریم کورٹ ریوٹس۔ [2003]۔ ایس۔ یو۔ پی۔ پی۔ 2۔ ایس۔ سی۔ آر

اسٹیٹ آف مہاراشٹر اور دیگران

بنام

میموما بانو اور دیگران

5 اگست 2003

[ایس۔ این۔ واریا و اورار بجیت پاسیات، جسٹسز]

حصول اراضی کا قانون، 1894- دفعہ 4 اور 6- نجی گفت و شنید کے ذریعے اراضی کا حصول- دفعہ 4 کے تحت نوٹیفکیشن سے پہلے حاصل کی گئی زمین- فراہم کردہ کرایے کے معاوضے کی سرکاری قراردادوں کے ذریعے ادائیگی- ادائیگی میں تاخیر کے لیے سود کے ساتھ کرایے کے معاوضے کی ادائیگی کا دعویٰ کرنے والی عرضی درخواست- عدالت عالیہ نے ایکٹ کی دیگر شقیں مشابہت پر سود کے ساتھ معاوضے کی ادائیگی کی ہدایت دی- اپیل پر کہا: کرایہ کا معاوضہ ایکٹ سے متعلق نہیں ہے- اس لیے ہائی کورٹ کا سود دینے شقیں پر انحصار جائز نہیں ہے- تاہم، ایکویٹی کے پیش نظر، 6 فیصد کی شرح سے سود ادا کرنا مناسب ہوگا۔

حصول اراضی کے قانون، 1894 کی دفعہ 4 کے تحت نوٹیفکیشن جاری کرنے سے پہلے جواب دہندہ زمین کے مالکان کی زمینیں اپیل کنندہ ریاست کے ذریعے نجی مذاکرات کے ذریعے حاصل کی گئی تھیں۔ اس کے بعد دفعہ 6 کے تحت نوٹیفکیشن بھی جاری کیا گیا۔ ریاستی حکومت نے کئی قراردادوں اور ہدایات کے ذریعے یہ فراہم کیا کہ جہاں نجی مذاکرات کے ذریعے زمینوں کا قبضہ لیا گیا تھا، وہاں کرایے کا معاوضہ ادا کیا جائے گا۔ زمین کے مالکان نے شکایت کرتے ہوئے عرضی درخواست دائر کی کہ زمین پر قبضہ کرنے کے بعد یا تو کرایے کا معاوضہ ادا نہیں کیا جا رہا ہے یا ادائیگی میں تاخیر ہو رہی ہے۔ انہوں نے اس طرح کی تاخیر سے ادائیگی کے لیے سود کا بھی دعویٰ کیا۔ عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ وقت کے اندر کرایے کے معاوضے کی عدم ادائیگی قیمتی جائیداد کو اس کی مناسب ادائیگی کے بغیر محروم کرنے کے مترادف ہے اور ایکٹ دفعات 17 (3-اے)، 23 (1-اے) اور 28 پر انحصار کرتے ہوئے حکومت کو ہدایت کی کہ وہ کرایہ کا معاوضہ اس پر سود کے ساتھ ادا کرے۔

اس عدالت میں اپیل میں، اپیل کنندہ ریاست نے دعویٰ کیا کہ کرایے کے معاوضے پر کوئی سود دینے کا کوئی سوال ہی نہیں ہے کیونکہ کرایے کے معاوضے کا کوئی حق نہیں ہے؛ اور یہ کہ عدالت عالیہ کا دفعات 17 (3-اے) یا 23 (1-اے) پر مشابہت کے ذریعے سود دینے پر انحصار بلا جواز تھا۔

جزوی طور پر اپیل کی اجازت دیتے ہوئے عدالت نے۔

منعقد: 1. حکومت کی طرف سے منظور کردہ قراردادوں کا مقصد ان زمین مالکان کو فائدہ پہنچانا تھا جن کی زمینیں حاصل کی گئی تھیں۔ قراردادوں میں ادائیگی میں غیر ضروری تاخیر سے بچنے کے لیے فوری کارروائی کا اشارہ دیا گیا تھا۔ اس حد تک، زمین کے مالکان ٹیرا فرمان پر ہیں۔ لیکن قانونی طور پر زمین کے مالکان کسی بھی سود کے حقدار نہیں ہیں۔ قراردادوں یا متعلقہ قوانین میں ایسا کوئی توضیح نہیں ہے جو زمین کے مالکان کو سود کی ادائیگی کا حق دیتا ہو۔ جو کچھ بھی قانونی طور پر قابل ادائیگی ہے اس کا واضح طور پر ایکٹ میں ہی اشارہ کیا گیا ہے۔ ایکٹ کا دفعہ 23 (1-اے) 1984 کے ترمیم ایکٹ کے ذریعے متعارف کرایا گیا تھا۔ کرایہ کا معاوضہ ایکٹ سے متعلق نہیں ہے۔ دعویداروں کا حق حکومت کی قراردادوں یعنی انتظامی احکامات کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ [A-233؛ H-G-232]

2۔ اپیل کنندگان اپنے موقف میں اس حد تک درست ہیں کہ کرایے کے معاوضے کی ذمہ داری کا ذریعہ ایکٹ کے تحت نہیں ہے۔ لہذا، دفعہ 17 (3-اے)، 23 (1-اے)، ایکٹ کے دفعہ 28 اور دفعہ 34 کی منطق کا کرایہ کے معاوضے پر قانون میں کوئی اطلاق نہیں ہے۔ [233-ب]

3۔ زمین کا قبضہ بہت سال پہلے لے لیا گیا تھا۔ اس کے بعد، زمین کے مالک کا عملی طور پر زیر بحث زمین پر کوئی حق نہیں ہے سوائے اس معاوضے کے جس کے لیے قانونی طور پر فراہم کیا گیا ہے۔ لیکن نیلسن کی نظر حقیقت پر ڈالنا غیر منطقی اور نامناسب ہوگا۔ یہ تنازعہ میں نہیں ہے کہ زیادہ تر معاملات میں کرایے کا معاوضہ ادا نہیں کیا گیا ہے۔ اگر یہ حقیقت پسندانہ موقف جاری رہتا ہے، تو یہ واضح طور پر ایک ایسا معاملہ ہے جہاں کوئی شخص جس رقم کا حقدار ہے اسے بغیر کسی جائز بہانے کے روک لیا جاتا ہے۔ یہ اپیل گزاروں کو کرایے کے معاوضے کی ادائیگی روکنے کا جائز بہانہ فراہم نہیں کرتا ہے۔ حصول اراضی کے افسر کے ذریعے ایوارڈ کی بنیاد پر شمار کی گئی رقم بالآخر طے کی جانے والی رقم سے کم نہیں ہو سکتی۔ اگر اپیل یا حوالہ کی کارروائی میں کوئی تغیر ہے، تو قانون میں فراہم کردہ اس پر مناسب طور

پر توجہ دی جاسکتی ہے۔ اس میں کوئی دشواری نہیں ہے کہ حصول اراضی کے افسر کی طرف سے مقرر کردہ قیمت کی بنیاد پر معاوضہ کیوں ادا نہیں کیا جاسکتا۔ اگر رقم میں اضافہ ہوتا ہے تو اس کے نتائج سامنے آئیں گے اور اگر ضروری ہو تو کرایے کے معاوضے کا از سر نو تعین کیا جاسکتا ہے اور ادا کی گئی رقم کی ایڈجسٹمنٹ کے بعد، اگر کوئی ہو تو بقایا ادا کیا جاسکتا ہے۔ تاہم اگر حصول اراضی کے افسر کا ایوارڈ برقرار رکھا جائے تو مزید کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ دونوں صورتوں میں، کرایے کے معاوضے کی جلد ادائیگی ایک مناسب قدم ہوگا۔ حکام نے مختلف قراردادوں میں ادا کر کے گئے فوری احساس کو واضح طور پر نظر انداز کر دیا ہے۔ [233-سی-ایچ]

4۔ اگرچہ عدالت عالیہ ایکٹ میں موجود مختلف شقیں منطق پر سود کی منظوری کی ہدایت دینے میں جائز نہیں ہے، پھر بھی زمین کے مالکان کے حق میں مساوات کا عنصر موجود ہے۔ تاہم، یہ دیکھا گیا ہے کہ عرضی درخواستیں قبضہ کیے جانے کے کافی عرصے بعد دائر کی گئی تھیں۔ مساوی مواقع پر کام کرتے وقت اس عنصر کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ لہذا، یہ مناسب ہوگا اگر اپیل کنندگان متعلقہ زمین کے مالکان کو کرایے کے معاوضے کے طور پر قابل ادائیگی رقم تک 1.4.2000 سے 6 فیصد سود ادا کرتے ہیں۔ [234-بی-سی]

گڈگ سب ڈویژن، گڈگ بنام مٹھاپتی بساونیو اور دیگران [1995] 6 ایس سی سی 355 اور ایگزیکٹو انجینئر، آبپاشی ڈویژن بنام لکھو بھائی نانوبھائی اور دیگران [1995] 4 ایس سی سی 583 کا حوالہ دیا گیا ہے۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: 2002 کی دیوانی اپیل نمبر 3301۔

1998 کے ڈبلیو پی نمبر 199 میں بمبئی عدالت عالیہ کے مورخہ 22.12.2000 کے فیصلے اور حکم

سے۔

کے ساتھ

سی۔ اے۔ نمبر۔ 3303، 3304، 3305، 3306، 3307، 3302، 3308، 3309، 3310، 3311، 3312، 3313، 3314، 3315، 3317، 319، 318، 3320، 3321،

اپیل گزاروں کی طرف سے ایس کے ڈھولکلیا، ایس ایس شندے اور مکیش کے گری۔

بی این دیشکھ، بی ڈی شرما، بنا منٹیشو رراؤ، انومولو، بنجے بنام کھر دے، نریش کمار، ایس ادے کمار ساگر، ادے امیش للت، محترمہ بینا مادھون، پرشانت پی، ایڈوکیٹس فار میسرز لائرنز انٹ اینڈ کمپنی فار دی ریسپونڈنٹس۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا۔

ارجیت پاسیات، جسٹس۔ اپیلوں کے ان مجموعے میں شامل واحد نقطہ یہ ہے کہ کیا بمبئی کی عدالت عالیہ ان افراد کو دیے گئے کرایے کے معاوضے پر سود کی ادائیگی کی ہدایت کرنے میں جائز تھی جن کی زمینیں حصول اراضی کے قانون، 1894 (مختصر طور پر 'ایکٹ') کے تحت حاصل کی گئی تھیں۔

ان اپیلوں کو جنم دینے والا فیکیٹو میٹرس تقریباً غیر متنازعہ ہے سوائے اس کے کہ ایکٹ کے دفعات 4 اور 6 کے تحت جاری کردہ نوٹیفکیشن کے حوالے سے تاریخیں مختلف ہیں۔ جواب دہندگان کی زمینیں اپیل کنندہ ریاست نے نجی مذاکرات کے ذریعے حاصل کی تھیں اور اس کے مطابق ایکٹ کی دفعہ 4 کے تحت نوٹیفکیشن جاری کرنے سے پہلے قبضہ کر لیا گیا تھا۔ اس کے بعد ایکٹ کی دفعہ 6 کے تحت نوٹیفکیشن بھی جاری کیا گیا۔ حصول اراضی کے افسر نے قابل ادائیگی معاوضہ اور قانونی حقوق طے کیے۔ ریاست مہاراشٹر نے سرکلرز میں موجود متعدد قراردادوں اور ہدایات کے ذریعے، جن کی تاریخ 1.12.1972، 17.9.1977، 2.4.1979 اور 24.3.1988 ہے، زمینوں کے مالکوں کو قابل ادائیگی کرایے کے معاوضے کے لیے فراہم کیا۔ زیر بحث قراردادوں میں، دیگر باتوں کے ساتھ، یہ شرط رکھی گئی تھی کہ جہاں زمینوں کا قبضہ نجی مذاکرات کے ذریعے لیا جاتا ہے، وہاں زمین کی تخمینہ قیمت کا ایک خاص فیصد کرایے کے معاوضے کے طور پر ادا کیا جانا تھا۔ یہ بھی اشارہ دیا گیا کہ اس طرح کے معاوضے کی فوری ادائیگی کی جانی چاہیے۔

زمین کے مالکان نے یہ شکایت کرتے ہوئے عرضی درخواستیں دائر کر کے عدالت عالیہ سے رجوع کیا کہ زمین پر قبضہ کرنے کے بعد کرایہ کا معاوضہ یا تو ادا نہیں کیا جا رہا ہے، یا اس کی ادائیگی میں غیر معمولی اور غیر معمولی

تاخیر ہوئی ہے۔ وہ اس طرح کی تاخیر سے ادائیگی کے لیے سود کا دعویٰ کرتے ہیں۔ عدالت عالیہ نے متنازعہ فیصلے کے ذریعے فیصلہ دیا کہ قراردادوں میں بتائے گئے وقت کے نسخوں کے اندر کرایے کے معاوضے کی عدم ادائیگی اس وجہ سے واجب ادائیگی کے بغیر قیمتی جائیداد سے محروم ہونے کے مترادف ہے۔ یہ ہدایت دی گئی کہ ریاستی حکام کو 24 مارچ 1988 کی سرکاری قرارداد میں مقرر کردہ نرخوں پر معاوضہ اور سود ادا کرنا ہوگا اور ادائیگی جلد از جلد جاری کی جانی چاہیے لیکن کسی بھی صورت میں متعلقہ کلکٹر کی طرف سے فیصلے کی تاریخ سے چھ ماہ کی مدت سے زیادہ نہیں۔ یہ فیصلہ کیا گیا کہ زمین کے مالکان کرایے کے معاوضے کے ساتھ ساتھ اس پر سود کا مطالبہ 1 کلکٹر کے سامنے کرنے کے حقدار ہوں گے جب ایکٹ کی دفعہ 11 کے تحت ایوارڈ منظور کیا جائے یا ریفرنس کورٹ کے سامنے، جیسا بھی معاملہ ہو۔ اگر متعلقہ مالک کو ایکٹ کی دفعات 4(1) کے تحت نوٹس جاری کیے بغیر زمین پر قبضہ کرتے ہوئے کلکٹر کے حساب سے معاوضے کا 80 فیصد ادا نہیں کیا گیا ہے، تو حکومت کو ہدایت کی گئی کہ وہ کرایے کے معاوضے کی زیادہ شرح کے ساتھ ساتھ ایکٹ کی دفعات 17(3-اے)، 23(1-اے) اور 28 میں موجود شقیں روشنی میں اس پر سود کے لیے اپنی حکمت عملی کا جائزہ لے۔ کرایے کے معاوضے کی رقم پر سود کی شرح 12 فیصد مقرر کی گئی تھی۔ عدالت عالیہ نے اوپر بیان کردہ مختلف قراردادوں کے حوالے سے استدعا کو قبول کیا اور جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے ہدایت دی۔

اپیلوں کی حمایت میں، اپیل کنندہ ریاست اور اس کے عہدیداروں کے وکیل نے پیش کیا کہ کرایے کے معاوضے پر کوئی سود دینے کا کوئی سوال ہی نہیں ہے۔ عدالت عالیہ نے مشابہت کے ذریعے سود دینے کے لیے دفعہ 17(3-اے) یا 23(1-اے) جیسی شقیں انحصار کرنے میں واضح طور پر غلطی کی۔ کرایے کے معاوضے کے لیے کوئی قانونی حق نہیں ہے۔ لیکن زمین کے مالکان کی مشکلات کو ختم کرنے کے لیے جن کے دعوے قانونی چارہ جوئی میں بند ہو جاتے ہیں اور بھلائی کے احساس کے ساتھ، کرایے کے معاوضے کا نیا تصور ریاست کی طرف سے متعارف کرایا گیا تھا۔ جب کوئی قانونی حق نہیں ہوتا ہے تو سود دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس بات کی نشاندہی کی گئی ہے کہ زیادہ تر معاملات میں کرایے کے معاوضے کی ادائیگی کی گئی ہے۔ یہ بھی پیش کیا جاتا ہے کہ جب کوئی قانونی ذمہ داری نہیں ہے تو فرض شدہ منصفانہ بنیادوں پر کوئی سود ادا کرنے کا کوئی سوال ہی نہیں ہے۔ 12 فیصد کی شرح جو اسے جمع کرائی جاتی ہے واضح طور پر بغیر کسی بنیاد کے ہوتی ہے اور حد تاریخ مقرر کی جاتی ہے جس کے بعد سود چلنا شروع ہوتا ہے بغیر کسی جواز کے۔ سود کا دعویٰ غیر معمولی طور پر طویل عرصے کے بعد کیا گیا ہے، اور عدالت عالیہ کو تاخیر اور لالچ کی بنیاد پر عرضی درخواستوں کو خارج کر دینا چاہیے تھا۔

اس کے برعکس، جواب دہندگان کے وکیل نے پیش کیا کہ قراردادوں کا اصل جوہر اور جس مقصد کے لیے کرایے کا معاوضہ دیا گیا تھا، اس تکنیکی درخواست پر نظر انداز کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ کرایے کے معاوضے کی رقم ایکٹ کے تحت نہیں ہے۔ یہاں تک کہ اگر یہ ایکٹ کے تحت نہیں ہے، تو بھی ایکٹ کے دفعہ 28 کے ساتھ پڑھے جانے والے دفعہ 17 (3-اے) اور 23 (1-اے) کے تحت قانونی نسخوں کے پیچھے کی روح کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ یہ پیش کیا گیا کہ گڈگ سب ڈویژن، گڈگ بنام مٹھاپتی بسا و نیوا اور دیگران [1995] 6 ایس سی سی 355 اور ایگزیکٹو انجینئر، آبپاشی ڈویژن بنام لکھو بھائی نانوبھائی اور دیگران [1995] 4 ایس سی سی 583 میں عدالت عالیہ کے فیصلوں پر انحصار زمین کے مالکان کے دعوے کی منطق کو واضح طور پر ظاہر کرتا ہے اور عدالت عالیہ نے اسے قبول کیا۔ عدالت عالیہ نے اس حقیقت کا نوٹس لیا کہ کچھ معاملات میں سود دیا گیا ہے اور اس لیے موجودہ جواب دہندگان کے حوالے سے علیحدگی نہیں کی جاسکتی۔

اپیل گزاروں کے ماہر وکیل نے اس بات کی نشاندہی کی کہ سود دینے کے لیے کوئی قرارداد منظور نہیں کی گئی تھی اور یہاں تک کہ اگر کچھ معاملات میں سود کو کسی ایسے شخص کے ذریعے قابل ادائیگی قرار دیا گیا ہے جس کی ایسی ہدایت دینے کی اہلیت شک سے پاک نہیں ہے، تو زمین کے مالکان ان رقوم کے دعوے نہیں کر سکتے جو انہیں قانونی طور پر قابل ادائیگی نہیں ہیں۔ صرف اس وجہ سے کہ ایک یا دو صورتوں میں سود ادا کرنے کی ہدایت کی گئی تھی، اس کی کوئی پابند قوت نہیں ہے۔

واضح رہے کہ حکومت کی طرف سے منظور کردہ قراردادوں کا مقصد ان زمین مالکان کو فائدہ پہنچانا تھا جن کی زمینیں حاصل کی گئی تھیں۔ قراردادوں میں ادائیگی میں غیر ضروری تاخیر سے بچنے کے لیے فوری کارروائی کا اشارہ دیا گیا تھا۔ اس حد تک، زمین کے مالکان کے لیے علمی مشورے ٹیرا فرم پر ہیں۔ لیکن قانونی طور پر زمین کے مالکان کسی بھی سود کے حقدار نہیں ہیں۔ قراردادوں یا متعلقہ قوانین میں ایسا کوئی توضیح نہیں ہے جو زمین کے مالکان کو سود کی ادائیگی کا حق دیتا ہو۔ جو کچھ بھی قانونی طور پر قابل ادائیگی ہے اس کا واضح طور پر ایکٹ میں ہی اشارہ کیا گیا ہے۔ ایکٹ کا دفعہ 23 (1-اے) 1984 کے ترمیم ایکٹ کے ذریعے متعارف کرایا گیا تھا۔ کوئی تنازعہ نہیں ہے، اور ہماری رائے میں صحیح ہے کہ کرایے کا معاوضہ ایکٹ سے متعلق نہیں ہے۔ دعویداروں کا حق حکومت کی قراردادوں یعنی انتظامی احکامات کی بنیاد پر ہوتا ہے۔

ایکٹ شقیں کو محض پڑھنے سے یہ واضح ہے کہ یہ کسی بھی کرایے کے معاوضے کی ادائیگی کے لیے فراہم نہیں کرتا ہے۔ لہذا، اپیل کنندگان اپنے موقف میں اس حد تک درست ہیں کہ کرایے کے معاوضے کی ذمہ داری کا ذریعہ ایکٹ کے تحت نہیں ہے۔ لہذا، دفعہ 17 (3-اے)، 23 (1-اے)، ایکٹ کے دفعہ 28 اور دفعہ 34 کی منطق کا کرایہ کے معاوضے پر قانون میں کوئی اطلاق نہیں ہے۔ یہ موقف ہونے کے ناطے، عدالت عالیہ سود دینے کے لیے ایکٹ کی دفعہ 17 (3-اے)، 23 (1-اے) یا دفعہ 28 پر انحصار کرنا جائز نہیں تھا۔

لیکن مسئلہ یہیں ختم نہیں ہوتا۔ مانا جاتا ہے کہ زمین کا قبضہ بہت سال پہلے لے لیا گیا تھا۔ اس کے بعد، زمین کے مالک کا عملی طور پر زیر بحث زمین پر کوئی حق نہیں ہے سوائے اس معاوضے کے جس کے لیے قانونی طور پر فراہم کیا گیا ہے۔ لیکن جواب دہندگان کی طرف سے اجاگر کردہ حقائق پر نیلسن کی نظر ڈالنا غیر منطقی اور نامناسب ہوگا۔ یہ تنازعہ میں نہیں ہے کہ زیادہ تر معاملات میں کرایے کا معاوضہ ادا نہیں کیا گیا ہے۔ اگر یہ حقیقت پسندانہ موقف جاری رہتا ہے تو یہ واضح طور پر ایک ایسا معاملہ ہے جہاں کوئی شخص جس رقم کا حقدار ہے اسے بغیر کسی جائز بہانے کے روک لیا جاتا ہے۔ اپیل گزاروں کے ماہر وکیل نے سختی سے زور دیا کہ زیادہ تر مقدمات میں کارروائی ابھی تک حتمی نہیں ہوئی ہے اور یا تو ریفرنس کورٹ کے سامنے یا اپیل میں زیر التوا ہے۔ یہ اپیل گزاروں کو کرایے کے معاوضے کی ادائیگی روکنے کا جائز بہانہ فراہم نہیں کرتا ہے۔ حصول اراضی کے افسر کے ذریعے ایوارڈ کی بنیاد پر شمار کی گئی رقم بالآخر طے کی جانے والی رقم سے کم نہیں ہو سکتی۔ اگر اپیل یا حوالہ کی کارروائی میں کوئی تغیر ہے، تو قانون میں فراہم کردہ اس پر مناسب طور پر توجہ دی جاسکتی ہے۔ اس میں کوئی دشواری نہیں ہے اور ہمیں کوئی مسئلہ نظر نہیں آتا کہ حصول اراضی کے افسر کی طرف سے مقرر کردہ قیمت کی بنیاد پر معاوضہ کیوں ادا نہیں کیا جاسکتا۔ اگر رقم میں اضافہ ہوتا ہے تو اس کے نتائج سامنے آئیں گے اور اگر ضروری ہو تو کرایے کے معاوضے کا از سر نو تعین کیا جاسکتا ہے اور ادا کی گئی رقم کی ایڈجسٹمنٹ کے بعد، اگر کوئی ہو تو بقایا ادا کیا جاسکتا ہے۔ تاہم اگر حصول اراضی کے افسر کا ایوارڈ برقرار رکھا جائے تو مزید کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ دونوں صورتوں میں، کرایے کے معاوضے کی جلد ادائیگی ایک مناسب قدم ہوگا۔ مسئلہ کو دوسرے نقطہ نظر سے دیکھتے ہوئے، ایک بات واضح ہے کہ حکام نے مختلف میں اجاگر کیے گئے فوری احساس کو واضح طور پر نظر انداز کر دیا ہے۔ اہم سوال یہ ہے کہ کیا کرایے کے معاوضے پر سود کے لیے کوئی ہدایت ہو سکتی ہے جب یہ قرار دیا جائے کہ اسے مقررہ وقت کے اندر ادا کرنا ہے، اس حقیقت کے باوجود کہ کوئی قانونی ذمہ داری نہیں ہے۔

یہ تنازعہ میں نہیں ہے کہ بعض صورتوں میں ادائیگی پہلے ہی کی جا چکی ہے۔ اگرچہ ناگزیر نتیجہ یہ ہے کہ عدالت عالیہ ایکٹ میں موجود مختلف شقیں منطق پر سود کی منظوری کی ہدایت دینے میں جائز نہیں ہے، پھر بھی زمین کے مالکان کے حق میں مساوات کا عنصر موجود ہے۔ تاہم، یہ دیکھا گیا ہے کہ عرضی درخواستیں قبضہ کیے جانے کے کافی عرصے بعد دائر کی گئی تھیں۔ ایکوٹی پر کام کرتے وقت اس عنصر کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ لہذا یہ مناسب ہوگا اگر اپریل کنندگان متعلقہ زمین کے مالکان کو کرایے کے معاوضے کے طور پر قابل ادائیگی رقم تک 1.4.2000 سے 6 فیصد سود ادا کرتے ہیں۔ یہ ہدایت ان معاملات پر لاگو نہیں ہوگی جہاں 1.4.2000 سے پہلے ہی ادائیگیاں کی جا چکی ہوں۔ اخراجات کی کسی شرط کے بغیر اشارہ کردہ حد تک اپیلوں کی اجازت ہے۔

کے۔ کے۔ ٹی

جزوی طور پر اپیل کی منظوری دی جاتی ہے۔